”کتنا بدل چکا ہے ادب؟“ کے موضوع پر ادبی کانفرنس اختتام پذیر

نئی دہلی، 30 مئی 2025 (پریس ریلیز)۔ ساہتیہ اکادمی اور راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر کے اشتراک سے منعقدہ ادبی کانفرنس کے دوسرے دن ”کتنا بدل گیا ادب؟“ کے عنوان کے تحت آج تین اجلاس ہوئے۔ ”بھارت کا نسوانی ادب: نئی بنیادیں“ کے موضوع پر اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اڑیہ افسانہ نگار محترمہ پرتبھا رائے نے کہا کہ خواتین کا تخلیقی اظہار ایک مخصوص آواز، وژن، اور زندگی کے تئیں ایک الگ نقطۂ نظر رکھتا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ فیمنسٹ ادب کوئی علاحدہ اکائی نہیں بلکہ تخلیقیت کا ایک متنوع اظہار ہے۔ انھوں نے 15ویں صدی کے اڑیہ شاعر بلرام داس کی لکھی ”لکشمی پران“ کا ذکر کرتے ہوئے انھیں ہندستان میں نسوانی ادب کا بنیاد گزار قرار دیا۔ اس سیشن کی دیگر مقررین میں اناميکا، انوجا چندرموَلی، مہوا ماجی، ندھی کلپتی، پریتی شینائے اور تملچی تھنگ پانڈین شامل تھے۔ ہندی ادیبہ اناميکا نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارتی نسوانی ادب سرحدوں کو آگے بڑھا رہا ہے اور رشتوں کو ازسرنو دریافت کر رہا ہے۔ تمل ادیبہ تملچی تھنگ پانڈین نے ہندستان میں تاریخی اور معاصر مسائل پر گفتگو کی، جس میں تمل اور دراوڑی سیاق پر زور دیا گیا۔ ان کے تین بنیادی نکات تھے: کون بولتا ہے، کون بولا، اور کس کی کہانیاں نسوانیت کو شکل دیتی ہیں۔ انگریزی ادیبہ انوجا چندرموَلی نے کہا کہ فیمنسٹ ادب نے صدیوں پر محیط خاموشی اور سنسرشپ کو توڑ کر ثقافتی منظرنامے پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہندی ادیبہ اور رکن پارلیمان مہوا ماجی نے ہندی ادب میں خواتین کے اظہار پسند اور تخلیقی رجحانات کا تجزیہ کرتے ہوئے نسوانیت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ خواتین کے مسائل پر گفتگو مرد مخالف نہیں ہے، بلکہ پدرسری اقتدار کو چیلنج دیتی ہے۔ معروف میڈیا کارکن ندھی کلپتی نے کہا کہ ابتدا میں خواتین کے تحریری اظہار کو سماج نے حاشیے پر رکھا، لیکن وقت کے ساتھ اس کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مہادیوی ورما، منو بھنڈاری، شیوانی اور کرشنا سوبتی جیسی سرکردہ ادیباؤں نے اس کی بنیاد رکھی۔ انگریزی ادیبہ پریتی شینائے نے کہا کہ خواتین تحریر کے ذریعے طاقت کو دوبارہ حاصل کرتی ہیں، ایک خاموش انقلاب کو جنم دیتی ہیں جو ہر لفظ اور ہر آواز کے ساتھ بڑھتا ہے، جمود کو چیلنج کرتی ہیں اور تبدیلی کو تحریک دیتی ہیں۔ ”ادب میں تبدیلی بنام تبدیلی کا ادب“ موضوع پر محیط اجلاس کی صدارت اکادمی کی نائب صدر کمد شرما نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ یہ اجلاس کانفرنس کے مرکزی موضوع پر مرکوز تھا، جو ادب اور تبدیلی کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں مؤثر رہا۔ انھوں نے کہا کہ ہندستانی زبانوں کے ادب کے تراجم کے ذریعے ہمارے سامنے کئی اہم تبدیلیاں واضح ہوتی ہیں۔ اس اجلاس میں گریشور مشرا، ممتا کالیہ، رشمی نارزاری، ریتا کوٹھاری، اور یتندر مشرا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معروف ہندی دانشور گریشور مشرا نے کہا کہ ادب ہمیشہ اپنے عہد کی حقیقت کو اس کی تبدیلیوں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ معروف ہندی ادیبہ ممتا کالیہ نے کہا کہ ہم عالمی اور تکنیکی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں کے گواہ ہیں، اور ان تبدیلیوں نے ادب کو گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ یتندر مشرا نے کہا کہ ادب میں جدیدیت کا سوال اکثر اس انداز میں اٹھایا جاتا ہے جیسے اگر کوئی تخلیق جدید نہیں تو وہ بے وقعت ہے۔ انگریزی ادیبہ رشمی نارزاری نے کہا کہ ادب میں تبدیلی اور تبدیلی کا ادب، دونوں کو الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا، کیونکہ یہ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور باہم مربوط ہیں۔ انگریزی ادیبہ ریتا کوٹھاری نے کہا کہ ادب ایک جدلیاتی رشتے میں لمحاتی اور لازمانی کو قید کرتا ہے، جو وقت میں گہرائی سے پیوست ہوتا ہے۔ ”عالمی تناظر میں ہندستانی ادب کی نئی جہتیں“ موضوع پر چوتھے اجلاس کی صدارت پروفیسر اشتے موریا نے کی۔ اس میں دایانا میکے وچیپے، رکلام سنگ نونگکرم، لکشمی پوری، نوتیج سرنا اور سجاتا پرساد نے اپنے مقالات پیش کیے۔ پروفیسر موریا نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ ہر نیا عہد ادبی تخلیق کے سامنے نئی چیلنجز لاتا ہے۔ ایسا فرانسیسی انقلاب کے بعد ہوا، اور 1917 میں روس میں اکتوبر انقلاب کے بعد بھی ہوا۔ انھوں نے مزید کہا کہ 21ویں صدی بھی نئی لہریں لا رہی ہے، خاص طور پر مصنوعی ذہانت سے جڑی الیکٹرانک انقلاب کے اثرات سے۔ اجلاس کے دیگر مقررین نے بالخصوص انگریزی ادب کے تناظر میں ہندستانی ادب میں موضوع اور اسلوب کی ابھرتی ہوئی نئی رجحانات کی طرف اشارہ کیا۔ اجلاس کے خاتمے پر ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے۔ سری نیواس راؤ نے خواتین کے ادب کو فروغ دینے اور ان کی آواز کو بلند کرنے کے عزم کو ظاہر کرتے ہوئے اس سے متعلق اکادمی کی منصوبہ بندی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں، دیوی اہلیابائی ہولکر کی 300ویں جینتی کے موقع پر ہماشو یاجنک اور پرگیہ شرما نے ”اہلیابائی کا گاتھا“ کی دلکش پیشکش کی۔ پروگرام میں متعدد دانشور، میڈیا کارکن اور ادب دوست شریک ہوئے۔